3 ایس سی آر سپریم کورٹ رپورٹس 869
27 ستمبر 1961

از عدالت الاعظمیٰ

منیاپان
بنام
ریاست مدراس

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ، جسٹسز)

بیان نزاع۔ مردہ شخص کے انگوٹھے کا نشان۔ قبولیت۔

یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اپیل کنندہ نے متوفی ای پر چاقو سے حملہ کیا تھا۔ای کو چاقو مارنے کے فوراً بعد، اسے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا جہاں سب انسپکٹر نے فوری طور پر اس کا بیان ریکارڈ کرنا شروع کر دیا۔ای نے ایک مکمل جملہ بولنے کے بعد، وہ مزید بات نہیں کر سکا اور پتہ چلا کہ وہ حقیقت میں مر چکا تھا۔اس کے بعد سب انسپکٹر نے ریکارڈ کیے گئے بیان پر ای کے انگوٹھے کا نشان لیا، جسے بیان نزاع سمجھا گیا۔

سوال یہ تھا کہ جب موت کی وجہ سے نزاعی بیان میں خلل پڑا تو کیا اس طرح کا بیان ثبوت کے طور پر قابل قبول ہوگا؟ اور اس طرح کے نزاعی بیان کی حقیقی قدر، جسے ایک نامکمل دستاویز کے طور پر بیان کیا گیا تھا.

خیال رہے کہ اس شخص کی نزاعی بیان کے وقت دیے گئے بیان پر انگوٹھے کے نشان کو نظر انداز کیا جانا چاہیے۔اگر موت سے پہلے بیان اپنے الزام میں مکمل ہو تو اس کی توثیق ہمیشہ ضروری نہیں ہوگی اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے کہ بیان بنانے والے کے پاس مزید کچھ شامل کرنے کے لئے تھا۔

اس معاملے میں نزاعی بیان ایک مکمل بیان تھا جو کردار میں واضح تھا اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا کہ متاثرہ کے پاس کہنے کے لئے کچھ اور تھا۔ لہذا اس کی تصدیق کی ضرورت نہیں تھی اور اس پر بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔

خوشحال راؤ بمقابلہ ریاست بمبئی، (1958)، ایس سی آر 552، پر منحصر تھا۔

سیرل وا بمقابلہ دی کنگ (1950ء) 203، وضاحت اور امتیاز۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 49۔

مدراس ہائی کورٹ کے 30 اگست 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1960 کی فوجداری اپیل نمبر 488 میں اپیل کی گئی اور 1960 کے ٹرائل نمبر 38 کا حوالہ دیا گیا۔

وی این سیتھی، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لئے آر گنپتی ایر اور ٹی ایم سین۔

27 ستمبر 1961 عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ : یہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل ہے، جس میں اس عدالت کی طرف سے خصوصی اجازت دی گئی ہے۔ درخواست گزار کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور 24 جنوری 1960 کو کننکو رپچی میں ایلوملائی نامی شخص کے قتل کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔

اس واقعہ سے دو دن پہلے اپیل کنندہ منیاپن اور ایلوملائی کے درمیان چائے کی دکان پر جھگڑا ہوا تھا۔ حالانکہ جھگڑا دراصل اپیل کنندہ اور کچھ دیگر لوگوں کے درمیان تھا، ایلوملائی نے اس جھگڑے میں مداخلت

کی تھی، اور اپیل کنندہ کے بارے میں کچھ تبصرے کیے تھے، اور اس کے مخالف فریق کو شکایت کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس واقعے کی دو رپورٹیں دی گئیں، ایک اپیل کنندہ کی طرف سے اور دوسری اس کے حریفوں کی طرف سے۔ 24 جنوری، 1960 کو دوپہر تقریباً 12:30 بجے پی ڈبلیو 1 متھوسوامی ادیار غسل کر رہے تھے جب انہوں نے ایلوملائی کو "ماما" پکارتے ہوئے سنا۔ متھوسوامی ادیار بھاگ کر اس جگہ پہنچے جہاں سے یہ رونا آیا تھا اور ایلوملائی کو اس کے جسم پر چاقو کے کئی زخموں کے ساتھ پایا۔ متھوسوامی ادیار نے ایلوملائی سے پوچھ گچھ کی، اور بعد میں اس نے اسے بتایا کہ یہ اپیل کنندہ منیاپن تھا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ متھوسوامی نے ایلوملائی کو ابتدائی طبی امداد دی اور اس دوران ایلیان عرف کنداسومی (پی ڈبلیو 2) اور کے آر پیرومل (پی ڈبلیو 3) بھی موقع پر پہنچ گئے۔ یہ افراد ایلوملائی کو پولیس اسٹیشن ہاؤس لے گئے جو تقریباً 80 گز کے فاصلے پر تھا۔ سب انسپکٹر کو مخالف سمت سے آتے ہوئے دیکھا گیا اور ایلوملائی کو تھانے ہاؤس کے برآمدے میں لے جایا گیا۔ سب انسپکٹر نے فوری طور پر ایلوملائی کا بیان ریکارڈ کرنا شروع کیا۔ ایلوملائی نے ایک مکمل جملہ بولنے کے بعد، وہ مزید بول نہیں سکتا تھا، اور اگرچہ اسے پینے کے لئے تھوڑا سا سوڈا پانی دیا گیا تھا لیکن یہ پایا گیا کہ وہ اسے نگل نہیں سکتا تھا اور حقیقت میں، مر گیا تھا. اس کے بعد سب انسپکٹر نے ریکارڈ کیے گئے بیان پر ایلوملائی کے انگوٹھے کا نشان لیا اور چار دیگر گواہوں نے بھی اس پر دستخط کیے یا اپنے انگوٹھے کے نشان لگائے۔ منیاپن بھی چند منٹ وں کے بعد پولیس اسٹیشن ہاؤس پہنچے اور عملی طور پر خود کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس کا ایک کپڑا، جو خون سے رنگا ہوا تھا، قبضے میں لے لیا گیا اور اس کی ایک جیب سے ایک چادر بھی برآمد ہوئی جسے ممکنہ طور پر اس چاقو کا بتایا گیا تھا جس سے چاقو کے زخم آئے تھے۔ منیاپن کے بیان پر پولیس ایک باغ میں گئی اور وہاں سے ایک چاقو برآمد کیا جو بعد میں انسانی خون سے رنگا ہوا پایا گیا۔ تفتیش سے پتہ چلا کہ یہ چاقو منیاپن نے 23 جنوری 1960 کی شام امیر خان (پی ڈبلیو 6) سے خریدا تھا۔

اس لئے پولیس نے منیاپن پر دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت جرم کا الزام عائد کیا۔ ان کے خلاف پیش کیے گئے ثبوت امیر خان (پی ڈبلیو 6) کی گواہی پر مشتمل تھے جس میں چھ روپے میں چادر کے ساتھ چاقو کی خریداری کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ قتل سے دو دن پہلے پیش آنے والے واقعے کے بارے میں عینی شاہدین کی گواہی؛ موت سے پہلے موت کا اعلان متھوسوامی (پی ڈبلیو 1)؛ گواہوں کی موجودگی میں سب انسپکٹر کے ذریعہ ریکارڈ کیا گیا موت کا بیان؛ ملزم نے ڈاکٹر کے سامنے ایک مبینہ بیان دیا جب اس کے انگوٹھے پر چوٹ کی جانچ کی گئی اور مبینہ عینی شاہد ایلیان عرف کنداسومی (پی ڈبلیو 2) کے ثبوت ملے۔ مندرجہ ذیل دونوں

عدالتوں نے اپیل کنندہ کو قتل کے جرم کا قصور وار ٹھہرایا اور اسے موت کی سزا سنائی۔

اس اپیل میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ عینی شاہد (پی ڈبلیو 2) کے ثبوت اور ڈاکٹر کو دیے گئے اپیل کنندہ کے بیان کو خارج کر دیا گیا ہے، جسے خارج کر دیا گیا ہے، اگر سب انسپکٹر کے ذریعہ ریکارڈ کیے گئے نزاعی بیان کو خارج کر دیا جائے تو معاملے میں کافی ثبوت نہیں ہیں۔ لہٰذا اس معاملے میں بنیادی دلیل بیان نزاع کی قبولیت اور اس کی قابل قبولیت کے بارے میں ہے، جسے ایک نامکمل دستاویز کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جسے ایلوملائی کے انگوٹھے کا نشان حاصل کر کے بے ایمانی سے مکمل کیا گیا ہے جب وہ مر چکا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایلوملائی کے انگوٹھے کا نشان ان کی موت کے بعد موت کے اعلان پر لیا گیا تھا اور اس حد تک انگوٹھے کے نشان کو نظر انداز کیا جانا چاہئے۔ ہم اپیل کنندہ کے وکیل سے اتفاق نہیں کرتے کہ یہ نامکمل دستاویز کو تکمیل کا رنگ دینے کے لئے نامناسب یا بد دیانتی کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ تلاش کرنا زیادہ دور نہیں ہے۔ ایلوملائی کی بات ریکارڈ کرنے کے بعد سب انسپکٹر نے نوٹ کیا کہ" جیسے ہی ایلوملائی نے یہ الفاظ کہے، ان کی تقریر رک گئی۔ اس کی زندگی چلی گئی۔ انگوٹھے کا نشان اس توثیق کے بعد آیا۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ سب انسپکٹر جو ایلوملائی کے اچانک زوال سے پریشان تھا، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے اور اس نے سوچا کہ بیان پر انگوٹھے کا نشان لینا مناسب ہے جیسا کہ یہ کیا گیا تھا۔ سب انسپکٹر کو مردہ شخص کے انگوٹھے کا نشان لیے بغیر دستاویز کو ویسے ہی چھوڑ دینا چاہیے تھا لیکن اے وی او کو یہ کہنے پر مجبور نہیں ہونا چاہیے تھا کہ اس نے ایسا کسی نامناسب مقصد سے کیا تھا، کیونکہ اس نے نوٹ کیا تھا کہ انگوٹھے کا نشان لینے سے پہلے ہی وہ شخص مر چکا تھا۔ عدالت میں ان کی گواہی بھی یہی تھی اور گواہوں کی گواہی بھی۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ موت سے پہلے کے اعلامیے میں خلل ڈالا گیا تھا۔ اچانک موت آجاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا موت سے پہلے یہ بیان ثبوت کے طور پر قابل قبول ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے جمیکا سے تعلق رکھنے والی پریوی کونسل کے ایک کیس پر بھروسہ کیا ہے جس کی رپورٹ سیرل وا بمقابلہ دی کنگ میں دی گئی ہے۔ اس معاملے میں فلپ نیوبی نامی شخص کو گولی ماردی گئی اور اس نے موت کے منہ میں بیان دیا جسے ہٹا لیا گیا لیکن جو مکمل نہیں ہوا کیونکہ نیوبی اچانک کوما میں چلا گیا جس سے وہ کبھی صحت یاب نہیں ہوا۔ پریوی کونسل نے اس بنیاد پر موت سے پہلے دیے گئے بیان کو مسترد کر دیا کہ نامکمل ہونے کی وجہ سے گم شدہ سزا کو نظر انداز کرنے کے بعد اس پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے درمیان

میں نیوبی کو ما میں گر گیا اور اس کی موت ہوگئی۔ موت سے پہلے دیے گئے اس بیان کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ نیوبی نے کسی شخص کا نام نہیں لیا تھا بلکہ اپنے حملہ آور کو 'مرد' قرار دیا تھا۔ اپنے بیان میں نامکمل جملے میں نیوبی نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ" اس شخص کو مجھ سے ایک پرانی بغض تھی کیونکہ..." یہ بالکل واضح ہے کہ اگر یہ سزا پوری ہو جاتی، تو حملہ آور کی شناخت کے بارے میں پرانی بغض کے بارے میں حقائق سے ایک سراغ مل جاتا جسے نیوبی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا موت سے پہلے دیا گیا بیان ایک نامکمل بیان تھا اور جہاں تک اس کا تعلق ہے، اس کی اس وقت تک کوئی اہمیت نہیں تھی جب تک کہ اسے کسی دوسرے ثبوت سے مکمل نہ کیا جاتا جو یقیناً نیوبی کے بیان کا حصہ نہ ہوتا۔ لہٰذا موت سے پہلے دیے گئے بیان کو خارج کرنے کی وجہ بالکل واضح تھی، اور اگر موت سے پہلے دیے گئے موجودہ بیان کو بھی اسی نوعیت کا کہا جا سکتا ہے، تو درخواست گزار کے وکیل کی دلیل غالب ہونی چاہیے۔

موجودہ معاملے میں نزاعی بیان درج ذیل تھا:

"جناب،

آج 24 جنوری 1960 کو دوپہر 12:30 بجے کنیانکورپچی کے کولا گونڈن کے بیٹے منیپن نے میرے جسم پر چاقو سے وار کیا۔

یہ الفاظ کہتے ہی ان کی تقریر رک گئی۔ اس کی زندگی چلی گئی۔

(جے ایلوملائی کے بائیں انگوٹھے کا نشان : گواہوں:

1 (تامل میں دستخط شدہ) متھوسوامی ادیار۔

2. (دستخط شدہ) کے آر پیرومل۔

3. (تامل میں دستخط شدہ) سی کنن۔

4. (بائیں انگوٹھے کا نشان) کنداسومی

24 جنوری 1960ء

(دستخط شدہ) ایس اے عامر

سب انسپکٹر۔

یہاں، اپیل کنندہ کے خلاف الزام مکمل تھا، اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے کہ ایلوملائی مزید کچھ کہنا چاہتا تھا یا اس کے پاس شامل کرنے کے لئے کچھ اور تھا. جہاں تک موت سے پہلے کے بیان کا تعلق ہے، یہ ایک مکمل بیان ہے، اور اپیل کنندہ کے خلاف ایک بہت واضح الزام لگاتا ہے. اگر موت سے پہلے دیے گئے اس بیان کو مدنظر رکھا جائے، تو خوشحال راؤ بمقابلہ اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر اس کی توثیق کی ضرورت نہیں ہے ۔ریاست بمبئی) ۔لہٰذا پریوی کونسل کا معاملہ واضح طور پر حقائق پر مبنی ہے اور اس کا اطلاق موت سے پہلے کیے گئے بیان پر نہیں ہوتا جس کے ساتھ ہمیں نمٹنا ہے ۔اس عدالت نے عبدالستار بمقابلہ ریاست میسور میں پریوی کونسل کیس پر غور کیا تھا، جہاں موت سے پہلے دیا گیا بیان بھی نامکمل تھا لیکن کردار میں کافی درجہ بندی تھا اور یقینی طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا تھا کہ اس معاملے کے ملزم نے ہی متوفی کو گولی ماری تھی ۔لہٰذا موت سے پہلے دیے گئے بیان پر عمل کیا گیا۔ درخواست گزار کے وکیل نے عبدالستار کے کیس میں اس بنیاد پر فرق کرنے کی کوشش کی کہ اس معاملے میں موت سے پہلے دیے گئے بیان کی تصدیق کی گئی تھی اور دلیل دی گئی تھی کہ نامکمل موت سے پہلے دیے گئے بیان پر عمل کیا جاسکتا ہے، اگر اس کی تصدیق نہ کی جائے تو اس پر عمل کیا جاسکتا ہے ۔ہماری رائے میں، اگر موت سے پہلے بیان اپنے الزام میں مکمل ہو تو اس کی توثیق ہمیشہ ضروری نہیں ہوگی اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے کہ بیان بنانے والے کے پاس مزید کچھ شامل کرنے کے لئے تھا. یہاں ایسا ہی ہوتا ہے ۔حالانکہ، اس معاملے میں ملزمین کو قصوروار ٹھہرانے کے لیے کچھ اور ثبوت بھی موجود ہیں ۔ملزمان کی جانب سے پولیس کو فراہم کی گئی اطلاع پر جائے وقوعہ سے کچھ فاصلے پر چاقو برآمد کیا گیا۔ یہ چاقو انسانی خون سے رنگا ہوا پایا گیا تھا اور ملزم کے پاس ایک شیتھ تھی جس کی شناخت دکاندار نے چاقو سے کی تھی جس نے ایک دن پہلے درخواست گزار منیاپن کو چاقو اور شیتھ فروخت کی تھی ۔اپیل کنندہ کا رویہ دوپہر 12.40 بجے خود کو پولیس کے حوالے کرنے کا بھی ہے، یعنی واقعہ کے چند منٹ وں کے اندر ۔درخواست گزار کے انگوٹھے پر چوٹ لگی تھی جو بظاہر اس نے ایلوملائی کو چھرا گھونپنے کی کوشش میں حاصل کی تھی ۔ یہ چوٹ اس کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگی تھی اور اس کی وجہ اس وقت لگی ہوگی جب اس نے ایلوملائی کو بار بار اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑا اور اپنے دائیں ہاتھ سے ہتھیار چلایا۔ اس جھگڑے کی شکل میں محرکات کے ثبوت بھی موجود ہیں جو صرف دو دن پہلے ہوا تھا اور جس کے سلسلے میں مخالف فریقوں نے پولیس کو اپنی اپنی رپورٹ پیش کی تھی ۔ایلوملائی کی جانب سے استغاثہ کے پہلے گواہ متھوسوامی کو دیے گئے موت سے پہلے دیے گئے بیان کی شکل میں بھی اس بات کی تصدیق کی گئی تھی جب ایلوملائی نے مدد کے لیے پکارا تھا۔

ان تمام حالات کے پیشِ نظر ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ اس معاملے میں ثبوت قتل کے الزام میں اپیل کنندہ کو سزا دلوانے کے لئے کافی ہیں۔ مرنے سے پہلے کا بیان، ہماری رائے میں، کردار کے لحاظ سے درجہ بندی ہے اور واضح طور پر اپیل کنندہ پر جرم کا الزام لگاتا ہے اور ہمیں اسے قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.06.12 15:08
I am the author of this
document